سورة آل عمران

آيات ١٤٥ - ١٣٩

وَلَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ
فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَ تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۴۰﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ يَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَعْلَمِ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ يَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَ لَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ
قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ ع وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَ مَنْ
يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ مَا كَانَ
لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَ مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ
مِنْهَا ۚ وَ مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَ سَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
❶ آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
❷ آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب -(۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
❸ آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
❹ آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
❺ آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
❻ آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

وَلَا تَهِنُوْا ۔اور نہ تم ہمت ہارو

(و ھ ن) وھَنَ يَهِنُ ، وَهْنً ہمت ہارنا، سست ہونا، کمزور ہونا

وَلَا تَحْزَنُوْا ۔اور نہ تم غمگیں ہو

وھَن ضعف (عمل کا، ارادے کا، اخلاق کا، کردار کا)

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۔ تم ہی غالب ہو

أَعْلَوْنَ ۔ أعْلٰی۔ کی جمع

أعْلٰی۔ افعل التفضیل (superlative) کا صیغہ - سب پر. برتر، سب پر غالب

اِنْ كُنْتُمْ ۔ اگر تم ہو

مُّؤْمِنِيْنَ ۔ ایمان والے

دل شکستہ نہ ہو، غم نہ کرو، تم ہی غالب رہوگے اگر تم مومن ہو

So lose not heart, nor fall into despair: For ye must gain mastery if ye are true in Faith

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

مسلمانوں کے خیالات کی اصلاح اور حوصلہ افزائی

- احد کی شکست سے ایک طرف کمزور مسلمانوں کے دماغوں میں کچھ دل شکستگی پیدا ہوئی اور ان کے دلوں میں وساوس پیدا ہوئے کہ اگر ہم حق پر ہیں اور ہم میں واقعی اللہ کے رسول موجود ہیں تو پھر ہمیں شکست کیوں ہوئی ؟ تو دوسری طرف منافقین و یہود کو باتیں بنانے کا موقع مل گیا اور ان وساوس کو خوب ہوا دی
- اب یہاں ان خیالات و تصورات کا ابطال کیا جارہا ہے، اس پروپیگنڈے کو رد کرتے ہوئے مسلمانوں کو اصل حقیقت سے آگاہ کیا جارہا ہے
- اس سے پہلے مسلمانوں کی چند کمزوریوں کی نشاندہی فرمائی اور پھر صاف صاف فرمایا کہ اللہ کے یہاں سیرت و کردار کی پختگی اور اصولوں کی پابندی کام آتی ہے اور اسی کے مطابق فتح و شکست کے فیصلے ہوتے ہیں احد میں جو کچھ ہوا وہ ان حقائق سے یکسر مختلف نہیں بلکہ انہی حقائق کی حرف بہ حرف تائید ہے
- اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو تسلی ۔ کہ تم یہ مت سمجھو کہ احد کی شکست تمہاری زندگی کا آخری معرکہ ہے، یہ ایک واقعہ تھا جو تمہاری کمزوریوں کی وجہ سے رونما ہوا۔ آئندہ اگر تم اپنی کمزوریوں کا سدباب کرلو اور اپنی کوتاہیوں پر قابو پالو اور جنگ احد کے واقعات سے اور اس میں رونما ہونے والی غلطیوں سے سبق سیکھو (ایمان کے تقاضے پورے کرو) تو انجام کار غلبہ تمہیں نصیب ہوگا

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾

- اہل ایمان مشکل حالات میں (دشمنوں کے ساتھ مقابلہ میں) سستی اور غم کو اپنے اوپر طاری نہ کریں
- اہل ایمان دشمن کے ساتھ مقابلے میں اپنی ذات پہ اعتماد، استواری اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں
- جنگوں میں ناکامی بھی اہل ایمان کے حصے میں آ سکتی ہے۔۔اس سے دل شکستہ نہ ہونا چاہیئے بلکہ ناکامی کے اسباب کا جائزہ لے کر ان کا سد باب کرنا چاہیئے
- جنگ میں ناکامی پر دشمن کے مقابلے میں ہمت ہارنا ایک نفسیاتی شکست ہے جو کسی قوم کو دوبارہ کھڑا ہونے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہو سکتی ہے (اسی نفسیاتی کیفیت کا تدارک یہاں کیا گیا ہے)

نبی اکرم ﷺ نے عملی طور پر اس کا تدارک ایسے کیا کہ اس کے باوجود کہ اس جنگ میں صحابہ کی ایک بہت بڑی تعداد شہید ہو گئی تھی ۴۰ شدید زخمی تھے مسلمانوں کی قوت منتشر ہو گئی تھی لیکن آپؐ نے بچے کھچے لشکر کے ساتھ جنگ کے فوراً بعد مکہ والوں کا تعاقب کیا کی انہیں دوبارہ حملہ کرنے کی ہمت نہ ہو

- دشمن کے مقابلے میں اپنی ذات/قوم وملت پہ اعتماد، ثابت قدمی اور سستی و غم سے نجات کے لیے سب سے بڑا سہارا اللہ تعالیٰ پہ ایمان اور اس ایمان کے تقاضے پورے کرنا ہے (اسی کے ساتھ دشمن پہ غلبہ اور برتری کو جوڑا گیا ہے)

اِنۡ يَّمۡسَسۡكُمۡ قَرۡحٌ فَقَدۡ مَسَّ الۡقَوۡمَ قَرۡحٌ مِّثۡلُهٗ ‌ؕ وَتِلۡكَ الۡاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيۡنَ النَّاسِ‌ۚ

اِنۡ يَّمۡسَسۡكُمۡ - اگر پہنچا تمہیں

مَسَّ يَمُسُّ ، مَسًّا - چھونا، پہنچنا

قَرۡحٌ - کوئی چرکا (زخم)

قرح - زخم، چرکا

فَقَدۡ مَسَّ - تو لگ چکا ہے

الۡقَوۡمَ - اس قوم کو

قَرۡحٌ مِّثۡلُهٗ - ایک زخم اس جیسا

وَتِلۡكَ الۡاَيَّامُ - اور یہ دن

دَالَ يَدُولُ ، دَوۡلاً تبدیلی میں / گردش میں رہنا

نُدَاوِلُهَا - ہم بدلتے رہتے ہیں ان کو

دَاوَلَ يُدَاوِلُ ، مَداوَلةً گردش دینا، ادل بدل کرنا (III)

بَيۡنَ النَّاسِ - لوگوں کے درمیان

مال وزر اور حکومت کو اس لیے دولت کہا جاتا ہے کہ یہ مختلف ہاتھوں میں پھرتی رہتی ہے

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٤٠

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ - اور (یہ اس لیے) کہ جان لے اللہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - ان لوگوں کو جو ایمان لائے

وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ - اور تاکہ وہ بنائے تم میں سے

شُهَدَآءَ - گواہ

وَاللّٰهُ - اور اللہ

لَا يُحِبُّ - نہیں پسند کرتا

الظّٰلِمِيْنَ - ظالموں کو

إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ
وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٠﴾

اِس وقت اگر تمھیں چوٹ لگی ہے تو اس سے پہلے ایسی ہی چوٹ تمہارے مخالف فریق کو بھی لگ چکی ہے یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں تم پر یہ وقت اس لیے لایا گیا کہ اللہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم میں سچے مومن کون ہیں، اور ان لوگوں کو چھانٹ لینا چاہتا تھا جو واقعی (راستی کے) گواہ ہوں کیونکہ ظالم لوگ اللہ کو پسند نہیں ہیں

If a wound hath touched you, be sure a similar wound hath touched the others. Such days (of varying fortunes) We give to men and men by turns: that Allah may know those that believe, and that He may take to Himself from your ranks Martyr-witnesses (to Truth). And Allah loveth not those that do wrong.

اِنۡ یَّمۡسَسۡكُمۡ قَرۡحٌ فَقَدۡ مَسَّ الۡقَوۡمَ قَرۡحٌ مِّثۡلُهٗ ‌ؕ وَتِلۡكَ الۡاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيۡنَ النَّاسِ ۚ

مسلمانوں کو تسلی اور استقامت و ثابت قدمی کا درس

- جنگ احد میں مسلمانوں کے ستر افراد شہید ہوئے بعض مسلمانوں کی لاشوں کو بگاڑا گیا۔ خود نبی اکرم ﷺ زخمی ہوئے حضرت حمزہؓ اور مصعبؓ بن عمیر جیسے کبار صحابہ شہید ہوئے
- یہاں مسلمانوں کو بتایا جارہا ہے کہ انسانی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ نہیں۔ پہلے بھی ایسے واقعات رونما ہوچکے ہیں۔ تمہارے مخالف قریشِ مکہ بھی تو غزوہ بدر میں اسی طرح کے زخم کھاچکے ہیں جہاں ان کے ستر چیدہ افراد اور ان کے سردار کھیت رہے اور اتنے ہی قیدی بنے اور ان کی حیثیت کو بھی بٹہ لگا
- مگر اس کے باوصف اور کفر و باطل پر ہونے کے باوجود وہ لوگ اپنی اس شکست خوردگی سے ہمت نہیں ہارے اور اپنی پوری ایک سال کی تیاری کرکے اور اپنی قوت مجتمع کرکے مقابلے کے لیے آگئے، تم اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور حق پر ہوتے ہوئے کیوں ہمت ہارتے ہو؟
- ایک سنت الٰہی کی طرف اشارہ - انسانی زندگی میں اور قوموں کی زندگی میں بھی تلخ و شیریں حوادث آتے رہتے ہیں، فتح و شکست، طاقت، قوت و اقتدار، اس سے محرومی، عروج و زوال سب حالات بدلتے رہتے ہیں (افراد، قوموں قبیلوں، ملکوں، سلطنتوں اور تہذیبوں کی تاریخ اس پر گواہ ہے) - لہٰذا ایک میدان کی شکست اور اس کو آثار پائیدار نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ شکست کے عوامل اور اسباب کے مطالعہ کر کے ان میں رونما ہونے والی تبدیلیوں سے استفادہ کیا جائے

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٠﴾

حالات کی تبدیلی ابتلاء وآزمائش کیلئے

- حالات کا یہ تبادلہ ، اللہ تعالیٰ کئی قسم کی حکمتوں کے ماتحت کرتا ہے (قوموں اور افراد کے ان سب حالات پر ارادۂ الٰہی کی حاکمیت ہے)
- یہاں یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ تاریخی حوادث کا تحلیل و تجزیہ ، قرآن کس طرح توحیدی نظر سے کرتا ہے
- ان میں سے ایک حکمت یہ کہ صاحبان ایمان افراد، ایمان کے دعویداروں سے الگ ہو جائیں، فتح و شکست کے نتیجے میں چھپے لوگ سامنے آجاتے ہیں۔ مخلص اہل ایمان کا صبر، مصابرت، ثابت قدمی، اللہ پر توکل اور دین کی سربلندی کے جانثاری سامنے آجاتی ہے اور منافقین کا نفاق، بغض اور دشمنی
- اس شکست کے نتائج میں سے ایک یہ تھا کہ تم راہ اسلام میں شہادتیں اور قربانیاں پیش کرو اور جان لو کہ یہ پاک دین وآئین تمھیں مفت میں نہیں مل گیا مبادا آئندہ اسے تھوڑی سی قیمت پر ہاتھ سے دے بیٹھو۔ جو قوم مقدس مقاصد اور اہداف کے لیے قربانی نہ دے۔ وہ انھیں کم تر سمجھتی ہے لیکن جب ان کے لیے قربانیاں دے تو پھر خود اور آئندہ نسلیں بھی انھیں عظمت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں ۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤١﴾

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ - تاکہ خالص اور صاف کر دے اللہ (م ح ص)

مَحَّصَ يُمَحِّصُ ، تَمْحِيْصًا - نکھار دینا، خالص کرنا (II)

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - ان لوگوں کو جو ایمان لائے

وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ - اور (تاکہ) وہ گھٹائے کافروں کو

مَحَقَ يَمْحَقُ ، مَحْقًا - مٹانا، کم کرنا

اور وہ اس آزمائش کے ذریعہ سے مومنوں کو الگ چھانٹ کر کافروں کی سر کوبی کر دینا چاہتا تھا

Allah's object also is to purge those that are true in Faith and to deprive of blessing Those that resist Faith

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

احد کے حادثے کے پس پشت پوشید حکمت

- ایک بہت بڑی سکیم اور ایک بہت بڑے منظر میں یہ ایک چھوٹا سا واقعہ ہے
- اس کے ذریعہ امت کی تربیت مقصود تھی ، اسے پوری انسانیت کی قیادت کے لئے تیار کرنا تھا، اسے پاک کرکے اس کے اعلیٰ کردار کے لیے تیار کرنا مقصود تھا۔ تاکہ وہ اللہ کی تقدیر اور ہتھیار بن کر کافروں اور مکذبین کو نیست و نابود کرے
- اللہ تعالیٰ اس آزمائش کے ذریعہ سے مومنوں کو الگ چھانٹ کر کافروں کی سرکوبی کر دینا چاہتا تھا۔
- انسان اپنے نفس اور اپنی شخصیت کے بارے میں صحیح جائزہ نہیں لے سکتا۔ وہ اپنی خفی کمزوریوں اور اپنے نفس کے نشیب و فراز سے واقف نہیں ہوتا۔ اور یوں اسے نہ اپنی قوت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے اور نہ اپنی کمزوریوں کا صحیح پتہ ہوتا ہے۔ اس کی بعض ایسی خفیہ کمزوریاں ہوتی ہیں جن کا اظہار اس وقت ہوتا ہے جب ان کو ابھارا جائے۔
- اس کے لیے اللہ نے یہ فیصلہ کیا کہ مسلمانوں کو زندگی کے نشیب و فراز سے دوچار کیا جائے، انھیں فتح بھی ہو اور شکست بھی ہو، سختی بھی آئے اور اچھے حالات بھی درپیش ہوں۔ انھیں خوب رگڑا دیا جائے ۔ اور اس تلخ رگڑ کے بعد اہل ایمان اپنے بارے میں وہ کچھ جان لیں جو اس سے قبل وہ جانتے تھے

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾

اَمْ حَسِبْتُمْ - کیا تم نے خیال کیا

اَنْ تَدْخُلُوا - کہ تم لوگ داخل ہو گے

الْجَنَّةَ - جنت میں

وَلَمَّا يَعْلَمِ - حالانکہ ابھی تک نہیں جانا

اللّٰهُ الَّذِيْنَ - اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے

جٰهَدُوْا مِنْكُمْ - جہاد کیا تم میں سے

وَيَعْلَمَ - اور (تاکہ) وہ جان لے

الصّٰبِرِيْنَ - ثابت قدم رہنے والوں کو

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾

کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے
یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں کون وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں جانیں لڑانے
والے اور اس کی خاطر صبر کرنے والے ہیں

Did ye think that ye would enter Heaven without Allah testing those of you who fought hard (In His Cause) and remained steadfast?

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

ایک غلط فہمی کا ازالہ

- یہ غلط فہمی پہلے بھی لوگوں میں پائی جاتی تھی لیکن موجودہ زمانے میں یہ زیادہ عام ہے
- آدمی جنت کی تمنا ضرور کرتا ہے لیکن اس کے حصول کے لیے جتنی شدید محنت، جتنی زیادہ ریاضت، جتنا بڑا اخلاص اور جتنی عظیم قربانی درکار ہے اس کی طرف دھیان بہت کم جاتا ہے۔
- یہ غلط فہمی یہ ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں اور اس کا کھلم کھلا اظہار بھی کرتے ہیں ہمارا کام صرف اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا ہے (یا زیادہ سے زیادہ نماز روزہ) اس کے بعد جنت میں داخلہ ہمارا استحقاق ہے
- اسی غلط فہمی کا ازالہ یہاں کیا گیا ہے اور اسے پہلے سورۃ البقرہ میں بھی – أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم ۖ مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ... یا تم نے گمان کر رکھا ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے، حالانکہ ابھی تک تم پر ان لوگوں جیسی حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے تھے، انھیں تنگدستی اور تکلیف پہنچی اور وہ سخت ہلائے گئے۔ أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۲۹/۲ کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ وہ یونہی چھوڑ دیا جائیگا اور انہیں آزمایا نہ جائیگا
- اس آیت کریمہ میں - اللہ کی راہ میں صرف جہاد کر لینا ہی کافی نہیں ہے، بلکہ مشکلات راہ پر صبر کرنا بھی ضروری ہے اور ان پر استقامت کے ساتھ کھڑے رہنا بھی

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۖ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿١٤٣﴾

وَلَقَدْ - اور بے شک

(م ن ي)

كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ - تم تمنا کیا کرتے تھے

تَمَنَّى يَتَمَنَّى ، تَمَنِّيًا - خواہش کرنا، تمنا کرنا (V)

الْمَوْتَ - موت کی

مِنْ قَبْلِ - اس سے پہلے

اَنْ تَلْقَوْهُ - کہ تم ملو اس سے

فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ - پس اب دیکھ لیا تم نے اس کو

رأَى يَرَى ، رُؤْيةً - دیکھنا

وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ - اس حال میں کہ تم دیکھتے ہو

وَلَقَدۡ كُنۡتُمۡ تَمَنَّوۡنَ الۡمَوۡتَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَلۡقَوۡهُۖ فَقَدۡ رَاَيۡتُمُوۡهُ وَاَنۡتُمۡ
تَنۡظُرُوۡنَ ﴿١٤٣﴾ ع

اور تم موت کی تمنا کیا کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے، لو اب وہ تمہارے
سامنے آگئی اور تم نے اُسے آنکھوں دیکھ لیا

Ye did indeed wish for death before ye met him: Now ye have seen him with your own eyes, (And ye flinch!)

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾

تمنائے موت پر سرزنش

- اشارہ ان صحابہ کرامؓ کی طرف ہے جو غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکنے کی وجہ سے ذوق جہاد اور شوقِ شہادت کی تمنا کی آبیاری کر رہے تھے (ان میں زیادہ تر نئے ایمان لانے والے شامل تھے)
- اسی ذوق و شوق میں ایسے صحابہ کرامؓ نے مشاورت میں شہر سے باہر جنگ کرنے کا مشورہ دیا
- لیکن جب احد میں فتح، کافروں کے اچانک حملے سے وقتی شکست میں تبدیل ہو گئی تو یہ پرجوش مجاہدین بھی سراسیمگی کا شکار ہوگئے، میدانِ کارزار میں نہ ٹھہر سکے اور بہت تھوڑے لوگ ہی ثابت قدم رہے
- قرآنِ مجید نے انہیں موت کی ان تمناؤں کے سامنے کھڑا کر دیا جس کی وہ خواہش کرتے تھے کہ اپنی ان خواہشات اور تمناؤں کا موازنہ ان الفاظ و کلمات سے کریں جو ان کی زبان پر ہوتے ہیں
- یہ دیکھیں کہ ان خواہشات کے لیے ادا کیے گئے الفاظ اور کلمات کے پیچھے مفہومات کا کس قدر سرمایہ موجود ہے ؟ ان الفاظ اور اِن خواہشات اور تمناؤں کی قدر و قیمت کیا ؟
  یہ جائزہ وہ ان حقائق کی روشنی میں لیں جو معرکہ احد کے اندر پیش آئے
- میدان جنگ، افراد کی اندرونی حقیقت اور شخصیت کے آشکار ہونے کا محل و مقام

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ

وَمَا مُحَمَّدٌ - اور نہیں ہیں محمدؐ

اِلَّا رَسُوْلٌ - مگر ایک رسول

قَدْ خَلَتْ - البتہ گزرے

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ - ان سے پہلے رسول

اَفَائِنْ مَّاتَ - کیا پھر اگر وفات پا جائیں

(أَ - فَ - اِن)

اَوْ قُتِلَ - یا قتل کر دیئے جائیں

انْقَلَبْتُمْ - تو تم پلٹ جاؤ گے

عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ - اپنی ایڑیوں پر

أَعْقَاب - عُقب کی جمع (ایڑھی)

وَمَنۡ يَّنۡقَلِبۡ عَلٰى عَقِبَيۡهِ فَلَنۡ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيۡـًٔا ‌ؕ وَسَيَجۡزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۴﴾

وَمَنۡ يَّنۡقَلِبۡ - اور جو پلٹے گا

عَلٰى عَقِبَيۡهِ - اپنی دونوں ایڑیوں پر

فَلَنۡ - تو ہرگز نہیں

يَّضُرَّ اللّٰهَ - وہ نقصان کرے گا اللہ کا

شَيۡـًٔا - کچھ بھی

وَسَيَجۡزِى اللّٰهُ - اور عنقریب وہ جزا دے گا

الشّٰكِرِيۡنَ - شکر کرنے والوں کو

اصل میں عَقِبَيْن تھا- اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون گرگیا

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ ‌ؕ اَفَا۟ٮِٕنْ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ انۡقَلَبۡتُمۡ
عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ‌ ؕ وَمَنۡ يَّنۡقَلِبۡ عَلٰى عَقِبَيۡهِ فَلَنۡ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيۡــًٔا‌ ؕ وَسَيَجۡزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۴﴾

محمدؐ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول ہیں، اُن سے پہلے اور رسول بھی
گزر چکے ہیں، پھر کیا اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو تم لوگ الٹے پاؤں
پھر جاؤ گے؟ یاد رکھو! جو الٹا پھرے گا وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا، البتہ جو اللہ
کے شکر گزار بندے بن کر رہیں گے انہیں وہ اس کی جزا دے گا

Muhammad is no more than a messenger: many Were the messenger that passed away before him. If he died or were slain, will ye then Turn back on your heels? If any did turn back on his heels, not the least harm will he do to Allah; but Allah (on the other hand) will swiftly reward those who (serve Him) with gratitude.

محمد اقبال

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ

غزوہ احد میں وقتی شکست کے اسباب میں سے ایک سبب کا ذکر۔ بسلسلۂ تربیت

- احد میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں افواہ پھیل گئی کہ آپؐ شہید ہوگئے ہیں اس افواہ سے بعض مسلمانوں کے حوصلے پست ہوئے اور وہ لڑائی سے پیچھے ہٹ گئے

(یہاں منافقین کا طرزِ عمل بھی ملحوظ رہے جو اس موقع کی تاک میں تھے، ان میں سے کچھ نے کہا چلو عبداللہ بن ابی کے پاس چلیں تاکہ وہ ہمارے لیے ابوسفیان سے امان لے دے، کچھ اور نے کہا اگر محمد (ﷺ) خدا کے رسول ہوتے تو قتل کیسے ہوتے، چلو اب دین آبائی کی طرف لوٹ چلیں)

- قرآن نے اس بات کو نکتۂ توجہ بنایا ہے اور اس مناسبت سے یہاں **اسلامی تصور حیات** کو واضح کیا ہے کہ یہ فقط اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں اور اللہ کے دوسرے رسولوں کی طرح موت سے ملاقات کریں گے
- کتنے انبیاء علیہ السلام کو اللہ کے راستے میں شہید کیا گیا اور کتنے اللہ کے رسول اپنے گھروں سے نکالے گئے، تکلیفیں اٹھائیں، ان انبیاء و رسل کے کتنے پیروؤں نے اس دین کے لیے جانیں قربان کیں؟
- سب سے اہم وہ فریضہ وہ نظریہ وہ دین جسکو یہ انبیا و رسل لے کر آئے ہیں اگر کسی نبی اور رسول نے اس کے لیے جان دے دی ہے تو امتیوں کو بدرجۂ اولی اپنی زندگی اسی کی سربلندی کے لیے وقف کرنا ہے

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ

- عقیدت و محبت کا جذبہ ایک زور دار جذبہ ہے اور خاص طور پر مسلمانوں کا اپنے رسول ﷺ سے محبت کا جذبہ ۔ لہٰذا ایسے مواقع پر یہ جذبہ درست مطلوبہ طرزِ عمل میں رکاوٹ بن سکتا ہے اس لیے مسلمانوں کی بہت واضح الفاظ میں تربیت کی گئی ہے
- ایک ایسا ہی موقع نبی اکرم ﷺ کی وفات کا ہے ۔ جب صحابہ کرامؓ کے لیے یہ بات ماننا بہت مشکل تھا کہ آپ ﷺ وفات پا گئے ہیں ۔ حضرت عمرؓ کے لیے تو اس خبر کو برداشت ممکن نہ رہا۔ مسجد کے صحن میں برہنہ تلوار لے کر بار بار یہ بات دھرانے لگے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آنحضرت (ﷺ) انتقال فرما گئے ہیں، میں اس کا سر اڑا دوں گا۔ (یہ ایک گھمبیر صورتحال تھی)
- اس دوران ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے منبر پر گئے اور لوگوں سے خطاب فرمایا : خطاب کا پہلا جملہ ہی یہ تھا - فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) إِلَى (الشَّاكِرِينَ) آل عمران/144 " جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا ہے اسے معلوم ہونا چاہیے کہ آپ وفات پا گئے ہیں اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی... آپؓ نے پھر یہی آیت تلاوت فرمائی۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ

وَمَا كَانَ - اور نہیں ہے (ممکن)

لِنَفْسٍ - کسی جان کے لیے

اَنْ تَمُوْتَ - کہ وہ مرے

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ - مگر اللہ کی اجازت سے

كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا - ایک لکھے ہوئے مقررہ وقت پر

مُؤجّل - مہلت دیا گیا (مقرر کیا گیا وقت)

اجل کسی چیز کی مقررہ مدت (موت)

وَمَنْ يُّرِدْ - اور جو ارادہ کرتا ہے

ثَوَابَ الدُّنْيَا - دنیا کے بدلے کا

نُؤْتِهٖ مِنْهَا - تو ہم دیتے ہیں اس کو اس میں سے

آتی يُؤْتِي ، إِيتَاءً دینا

وَ مَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ الۡاٰخِرَةِ نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا ؕ وَ سَنَجۡزِى الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۵﴾

وَ مَنۡ يُّرِدۡ - اور جو ارادہ کرتا ہے

ثَوَابَ الۡاٰخِرَةِ - آخرت کے بدلے کا

نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا - تو ہم دیتے ہیں اس کو

وَ سَنَجۡزِى - اور عنقریب ہم جزا دیں گے

الشّٰكِرِيۡنَ - شکر کرنے والوں کو

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ
مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

کوئی ذی روح اللہ کے اذن کے بغیر نہیں مر سکتا موت کا وقت تو لکھا ہوا ہے جو شخص ثواب دنیا کے ارادہ سے کام کرے گا اس کو ہم دنیا ہی میں سے دیں گے، اور جو ثواب آخرت کے ارادہ سے کام کرے گا وہ آخرت کا ثواب پائے گا اور شکر کرنے والوں کو ہم اُن کی جزا ضرور عطا کریں گے

Nor can a soul die except by Allah's leave, the term being fixed as by writing. If any do desire a reward in this life, We shall give it to him; and if any do desire a reward in the Hereafter, We shall give it to him. And swiftly shall We reward those that (serve us with) gratitude.

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ ...

موت کا ایک وقت مقرر ہے - اس سے مت گھبراؤ

- اس سے یہ بات مسلمانوں کے ذہن نشین کرنا مقصود ہے کہ موت کے خوف سے تمہارا بھاگنا فضول ہے۔ کوئی شخص نہ تو اللہ کے مقرر کیے ہوئے وقت سے پہلے مر سکتا ہے اور نہ اس کے بعد جی سکتا ہے
- نہ تو جہاد اور راہ خدا میں پامردی موت لاتی ہے اور نہ ہی اس سے گریز اور روگردانی زندگی دیتی ہے
- موت و حیات کے عوامل و اسباب، خدا کے ارادے کے تحت ہیں اور اس کے اذن سے عمل میں آتے ہیں
- لہٰذا تم کو فکر موت سے بچنے کی نہیں بلکہ اس بات کی ہونی چاہیے کہ زندگی کی جو مہلت بھی تمہیں حاصل ہے اس میں تمہاری سعی و جہد کا مقصود کیا ہے، دنیا یا آخرت ؟
- دنیاوی اجر کیلئے کوشش کرنے والے، دنیا کی نعمت سے بہرہ ور ہوں گے۔
- آخرت کے اجر کیلئے کوشش کرنے والے، اخروی نعمتوں سے بہرہ مند ہوں گے۔
- کمزور مسلمانوں کی کمزوریوں اور کوتاہیوں میں سے ایک کوتاہی یہ بھی - وہ دنیاوی کامرانیوں اور مفادات کے حصول کو تمام تر اپنی سعی اور تدبیر ہی کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ اگر ہم نے دینی ضروریات اور اخروی مصروفیات پر زیادہ وقت دینا شروع کر دیا تو ہماری دنیا کو نقصان پہنچے گا اور ہم دنیا کی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں گے حالانکہ دنیا بھی اللہ کے ہاتھ میں ہے اور آخرت کا اجر و ثواب بھی اللہ ہی دے گا

اضافی مواد

Reference Material

وہن کیا ہے؟

- عن ثوبان رضي الله عنه قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " يُوشِكُ الأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا " . فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ " بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهَنَ " . فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَهَنُ قَالَ " حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ " سنن ابی داؤد (كتاب الملاحم)، مسند أحمد

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : قریب ہے کہ دیگر قومیں تم پر ایسے ہی ٹوٹ پڑیں جیسے کھانے والے پیالوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں تو ایک کہنے والے نے کہا : کیا ہم اس وقت تعداد میں کم ہوں گے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں ، بلکہ تم اس وقت بہت ہوگے ، لیکن تم سیلاب کی جھاگ کے مانند ہوگے ، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے سینوں سے تمہارا خوف نکال دے گا ، اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دے گا تو ایک کہنے والے نے کہا : اللہ کے رسول ! وہن کیا چیز ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا : یہ دنیا کی محبت اور موت کا ڈر ہے

The Prophet (ﷺ) said: The people will soon summon one another to attack you as people when eating invite others to share their dish. Someone asked: Will that be because of our small numbers at that time? He replied: No, you will be numerous at that time: but you will be scum and rubbish like that carried down by a torrent, and Allah will take fear of you from the breasts of your enemy and last enervation into your hearts. Someone asked: What is wahn (enervation). Messenger of Allah (ﷺ): He replied: Love of the world and dislike of death.

میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنا

○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ – الأنفال 15-16 اے ایمان والو ! جب تمھارا کافروں سے مقابلہ ہوتو میدان جنگ میں تو ان سے پیٹھ مت پھیرو اور جو کوئی ان سے اس دن پیٹھ پھیرے گا مگر ہاں جو لڑائی کے لئے پینترا بدلتا ہو یا اپنی جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو (یہ دو صورتیں مستثنیٰ ہیں باقی جو اس کے سوا پیچھے بھاگے گا) تو اللہ کے غضب میں آ جائے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور جہنم بہت برا ٹھکانا ہے

○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ– الأنفال: 45، 46

اے ایمان لانے والو، جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، توقع ہے کہ تمہیں کامیابی نصیب ہو گی، اور اللہ اور اس کے رسُول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنا

○ عبدُ اللَّهِ بنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عنهمَا، إنَّ رَسولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ، قالَ: أَيُّها النَّاسُ، لا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ العَدُوِّ، وسَلُوا اللَّهَ العَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، واعْلَمُوا أنَّ الجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ، ثُمَّ قالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ، ومُجْرِيَ السَّحَابِ، وهَازِمَ الأحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وانْصُرْنَا عليهم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : دشمن سے مڈ بھیڑ کی تمنا نہ کیا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگتے رہا کرو۔ ہاں ! البتہ اگر دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو پھر صبر کا مظاہرہ کرو اور خوب جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر فرمایا اے کتاب نازل فرمانے والے ! بادلوں کو چلانے والے ! اور لشکروں کو شکست دینے والے ان (کفار) کو شکست دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ - صحيح البخاري

○ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۔ رضى الله عنه ۔ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ ". قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا هُنَّ قَالَ " الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلاَتِ - (بخاری ، مسلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول وہ سات کام کیا ہیں آپؐ نے ارشاد فرمایا : (۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (۲) جادو کرنا (۳) اس جان کو ناحق قتل کرنا جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہو (۴) سود کھانا (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا (۷) بھولی بھالی پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا

میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنا

- میدان جہاد سے بلا شرعی عذر بھاگنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے (جیسا کہ متعدد احادیث میں وارد ہوا ہے)
- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ص ﷺ نے یمن والوں کو ایک خط لکھا جس میں فرائض ، سنتیں اور دیت وغیرہ کے مسائل تھے اس خط میں یہ بھی تھا کہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے بڑے گناہ شرک کرنا ، مسلمانوں کو ناحق قتل کرنا ، جہاد کے میدان سے بھاگنا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہیں ۔ (ابن حبان)
- آپ ﷺ اللہ کی راہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے :
- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا... أبو داود والنسائي و أحمد والطبراني

حضور اکرم ﷺ دعاء فرمایا کرتے تھے کہ " اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں تیرے راستے میں پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مارا جاؤں "

- جہاد سے فرار کو حرام قرار دینے کی حکمت ۔ یہ عمل دین کی کمزوری اور تنزّلی کا سبب بنتا ہے انبیاء علیہ السلام اور ان کے اصحاب کی جدوجہد کی تحقیر وتذلیل کا باعث ہوتا ہے

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ﴿١٤٢﴾

- عنْ أبي عبدِاللَّهِ خَبَّابِ بْن الأَرتِّ ▯ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رسولِ اللَّهِ ﷺ وَهُو مُتَوسِّدٌ بُردةً لَهُ في ظلِّ الْكَعْبةِ، فَقُلْنَا: أَلا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ: قَد كَانَ مَنْ قَبْلكُمْ يؤْخَذُ الرَّجُلُ فيُحْفَرُ لَهُ في الأَرْضِ فيجْعلُ فِيهَا، ثُمَّ يُؤْتِى بالْمِنْشارِ فَيُوضَعُ على رَأْسِهِ فيُجعلُ نصْفَيْن، ويُمْشطُ بِأَمْشاطِ الْحديدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ وَعظْمِهِ، مَا يَصُدُّهُ ذلكَ عَنْ دِينِهِ، واللَّه ليتِمنَّ اللَّهُ هَذا الأَمْر حتَّى يسِير الرَّاكِبُ مِنْ صنْعاءَ إِلَى حَضْرمْوتَ لاَ يخافُ إِلاَّ اللهَ والذِّئْبَ عَلَى غنَمِهِ، ولكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ

- خبابؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ مبارک کی ٹیک لگائے ہوئے کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ اور ہم لوگوں پر دن رات مشرکین کی جانب سے ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے جارہے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ اللہ پاک سے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ یعنی اس بات کی دعا کہ ہم پر سے مصائب ختم ہو جائیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ سنبھل کر بیٹھے اور آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا تم سے پہلے گزشتہ زمانہ میں ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ لوہے کے کنگھیوں سے ان گوشت نوچ ڈالا گیا۔ سوائے ہڈیوں اور پٹھوں کے کچھ نہ چھوڑا گیا۔ ایسی سختیوں نے بھی ان کو ان کے دین سے نہ روکا اور ضرور بالضرور اللہ پاک اپنے اس دین کو پورا کرکے رہے گا۔ تم لوگ دیکھ لوگے کہ ایک اکیلا سوار صنعاء یمن سے حضر موت تک سفر کرے گا اور سوائے اللہ عزوجل کے کسی سے ڈر اور خوف وہراس اس کے دل میں نہ ہو گا۔ لیکن تم لوگ ہر کام میں جلدی چاہتے ہو – صحيح البخاري